ایڈز اور دیگر متعدی و مہلک امراض کی وجہ سے فسخ نکاح

مقالہ نگار: ڈاکٹر مولانا سید باچا آغا صاحبزادہ
لیکچرر اسلامیات گورنمنٹ ڈگری کالج کوئٹہ

جدید میڈیکل سائنس سے پیش آنے والے جدید مسائل کے حل و تحقیق کے لئے منعقدہ چھٹا بنوں فقہی اجتماع ۱۸، ۱۹ نومبر ۲۰۰۶ء بروز ہفتہ، اتوار میں مولانا ڈاکٹر سید باچا آغا صاحبزادہ نے پیش کیا تھا، اس کو افادۂ عام کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ امید ہے قارئین حضرات حظ وافر حاصل کریں گے۔ (ادارہ)

نمبر شمار	ذیلی عنوانات	نمبر شمار	ذیلی عنوانات
۱	دور حاضر کے خطرناک مہلک امراض	۴	فسخ نکاح کے متعلق فقہاء کی رائے
۲	تعدی امراض احادیث کی روشنی میں	5	مراجع ومصادر
۳	فسخ نکاح کی شرائط		

دور حاضر کے خطرناک مہلک امراض:۔

1:۔ HIV اور ایڈز:۔ Hiv مخفف ہے HUMAN IMMUNODEFENEY VIRUS کا۔ اس کا مطلب ہے کہ ایسا وائرس جو انسان کے دفاعی نظام کو تباہ کر دے اور انسان انفیکشن اور امراض کے خلاف دفاع نہ کر سکے۔

Hiv وائرس مخصوص طریقوں سے ایک شخص سے دوسرے شخص کو لگتا جاتا ہے اور اس کے حفاظتی اور دفاعی نظام کو بے کار کر کے رکھ دیتا ہے۔ Hiv کا وائرس ہی ایڈز پھیلانے کا باعث بنتا ہے۔

ایڈز (AIDS) مخفف ہے A CQVIRED IMMUNO DEFENC SYNDROM یعنی ایسا مرض لگنا جس میں جسمانی علامات ایسی ہوں کہ انسان کا دفاعی نظام، امراض اور چھوت کے خلاف نہ لڑ سکے۔

جب کوئی انسان Hiv سے متاثر ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ اسے ایڈز ہو گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایڈز کو مرض کے بجائے علامات مرض قرار دیا جاتا ہے۔ لوگ ایڈز سے نہیں مرتے بلکہ وائرس ان کے جسم کو اس قدر کمزور کر دیتا ہے کہ وہ بیماری کے خلاف مدافعت نہیں کر سکتے۔

ایڈز کے پھیلنے میں جہاں دیگر عوامل از قسم تبادلہ خون، متاثرہ سرنج کا استعمال اور پیدائشی وغیرہ کارفرما ہوتے ہیں، وہاں ناجائز جنسی تعلقات انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں ان ناجائز جنسی تعلقات میں زنا، دخول مقعد اور اورل سیکس شامل ہیں۔ (۱)

جمال عبدالرحمٰن اسماعیل ایڈز کے متعلق لکھتے ہیں کہ ایڈز کے جراثیم جب انسانی جسم پر حملہ کرتے ہیں تو مختلف بیماریاں اور ورم پیدا ہو جاتے ہیں یہ جراثیم تمام جسم میں پھیل جاتے ہیں خاص طور پر خون، منی اور مھبل کی دیواریں زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔ پھر یہ

مرض وراثت میں منتقل ہو کر ایک سے دوسرے کو لگ جاتا ہے جس کے ساتھ بھی اس کا مریض تعلق جوڑے گا وہ اس مرض کا شکار ہو جائے گا۔ خواہ مرد ہو خواہ عورت، اس کے علاوہ بدکاری کے مراکز میں سکونت کرنے سے بھی مرض حملہ کر دیتا ہے۔ یہ مرض ماں سے بچے میں بھی منتقل ہو جاتا ہے حمل کے دوران یا ولادت کے وقت یا ولادت کے بعد۔ اس مرض کی انتہاء موت پر ہوتی ہے، باذن اللہ تعالیٰ (۲)

2 :۔ آتشک :۔ یہ مرض انتہائی خطرناک ہے جو جنسی بے قاعدگیوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس مرض کے چند مرحلے ہوتے ہیں یہ مرض دوسرے مرحلے میں جسم میں پھیل جاتا ہے اور جلد پر پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں جس میں پیپ پیدا ہو کر زخموں کی نوبت آ جاتی ہے۔ بعد ازاں منتقل ہو کر جگر تک پہنچ جاتا ہے جس سے جسم میں سوجن اور سرطان کی بھی شکایت ہو جاتی ہے۔ رعشہ بھی ہو جاتا ہے کبھی کبھی اس کا اثر پھیپھڑوں اور دل تک پہنچتا ہے اور آخر کار مریض کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ (۳)

آتشک کو باد فرنگ یا پنجابی گرمی بھی کہتے ہیں جو ایک متعدی مرض ہے۔ زوجین میں سے جو بھی اس مرض میں مبتلا ہو تو مباشرت کی وجہ سے یہ زہر دوسرے کو سرایت کر جاتا ہے جس کے بعد اس کی اور اس کے گھرانے کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ اور پھر اولاد بھی لولی لنگڑی پیدا ہوتی ہیں۔ (۴)

3 :۔ سوزاک :۔ سوزاک ایک متعدی مرض ہے۔ اس مرض سے اگرچہ موت واقع نہیں ہوتی لیکن اعضائے جنسی میں بڑی خرابی آتی ہے۔ یہ مرض بھی حرام جگہ شہوت پوری کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس مرض سے پیشاب کی نالی جس کو نائیزہ یا (RUETHRA) کہتے ہیں میں شدید ورم ہو جاتا ہے اور اس میں سے پیپ آنے لگتی ہے اور ناپاک مباشرت کی چھوت لگنے سے ۲۴ گھنٹے سے لیکر پانچ چھ یوم کے اندر یہ مرض ظاہر ہوتا ہے جو شدید تکلیف دہ ہوتی ہے (۵)

4 :۔ PID :۔ یہ مخفف ہے Pelvic Inflammaory Disease کا جس کا معنی ہے پیڑو کی سوزش کا مرض ۔ اکثر خواتین جو اس مرض کا شکار ہوتی ہیں وہ اس سے بے خبر رہتی ہیں کیونکہ اس کے علامات ظاہر نہیں ہوتے۔ دیگر خواتین بخار، متلی، قے، سردی، درد معدہ، جنسی تعلقات کے دوران درد اور ماہواری کے دوران شدید درد یا پیشاب کے دوران درد میں مبتلا ہو سکتی ہیں۔ یہ مرض تب لاحق ہوتا ہے جب کوئی جنسی انفیکشن اندام نہانی سے قاذف نالیوں (Fallopian Tubes) رحم یا بیضہ دانیوں میں سرائیت کر جاتی ہے۔ قاذف نالیاں زخمی ہو جاتی ہیں چنانچہ جب عورت حاملہ ہونے کیلئے تیار ہوتی ہے تو بار آور بیضہ رحم کے بجائے قاذف نالیوں میں نمو پانا شروع ہو جاتا ہے اس سے جنین کی نشو نما متاثر ہوتی ہے اور حاملہ کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے جس کی بناء پر آپریشن کی ضرورت پیش آتی ہے۔ (۶)

5 :۔ شنکرائیڈ (CHANKROID) :۔ یہ مرض سوزاک اور آتشک سے کہیں زیادہ نقصان دہ ہے۔ عام آدمی کو اس کے بارے میں معلومات نہیں ہوتیں، اور اگر کوئی اس کا شکار ہو بھی جاتا ہے تو اسے خود پتہ نہیں چلتا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اس کا حملہ

آہستہ اور ہلکا ہوتا ہے لیکن یہ لگاتار جسم کے اندر بڑھتے رہتے ہیں اور اعضائے توالد و تناسل کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ یہ بیماری خاص کر آوارہ لڑکوں کے ساتھ ہم جنسی کرنے والوں کو ہی لگتی ہے۔ یہ جراثیم اندام نہانی کی جلد میں داخل ہو کر چھوٹے چھوٹے پیپ سے بھری ہوئے ایک یا زیادہ ملائم چھالے پیدا کر دیتے ہیں یہ چھالے تیزی سے پھوٹتے رہتے ہیں اور تکلیف دہ پھوڑوں کی شکل میں زیریں حصے اور پوشیدہ اعضاء پر پھیل جاتے ہیں۔(۷)

6:۔ایل جی وی (LGV):۔ یہ لیمفرو گرینولوما وینیرم (Lymphro Granuluma Venereum) کا مخفف ہے۔ مباشرت کے ذریعے جس دن مریض اس کے جراثیم قبول کرتا ہے، اس کے تقریباً تین ہفتے بعد عضو تناسل پر چھالے پیدا ہو جاتے ہیں۔ دو ہفتوں بعد رانوں کے جوڑ کے پاس انڈے کے برابر پھوڑا ظاہر ہوتا ہے اور یہیں سے مریض کی تکلیف کا آغاز ہو جاتا ہے۔ جلد ہی بیماری پھیل کر مقعد کو گھیر لیتی ہے اور مقعد کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ ایک اور تکلیف یہ ہوتی ہے کہ عضو تناسل اور مقعد کی درمیان کی جگہ پر درجنوں ننھے ننھے چھید بن جاتے ہیں جن میں ہر وقت پیپ رستی رہتی ہے۔ اس بیماری کیلئے ابھی تک کوئی خاص علاج ایجاد نہیں ہوئی ہے۔(۸)

7:۔کینسر یا سرطان (cancer):۔ یہ نہایت ہی مہلک بیماری ہے۔ صحیح تشخیص کے بعد عام طور پر مریض علاج نہ ہونے کی صورت میں سال دو سال سے زیادہ نہیں جیا کرتا۔ کینسر میں جسم کے کسی حصے کے خلیات بے قابو ہو کر بڑھنے لگتے ہیں، جن کے نتیجے میں ایک رسولی ظاہر ہونے لگتی ہے۔ کچھ عرصہ بڑھنے کے بعد یہ رسولی درمیان میں سے گلنے لگتی ہے اور ایک زخم ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس زخم کے کنارے موٹے ہوتے ہیں، سخت درد کرتے ہیں، ذرا سا چھیڑنے سے خون نکلتا ہے۔ کینسر والی جگہوں کے چاروں طرف لمف گلینڈ بڑھ جاتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں اور کچھ عرصہ بعد وہاں بھی کینسر کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ کینسر کا سب سے بڑا خطرہ یہی ہوتا ہے کہ اس کا بیج پھیلتا چلا جاتا ہے۔ کینسر کے خلیات اکھڑ کر خون اور لمف کی نالیوں کے ذریعے جس جگہ بھی پہنچتے ہیں ایک نیا کینسر شروع ہو جاتا ہے۔ کینسر تقریباً جسم کے ہر حصے میں ہوتا دیکھا گیا ہے مثلاً، جلد کا کینسر، چھاتی کا کینسر، پھیپھڑوں کا کینسر، ہڈیوں کا کینسر، معدے کا کینسر، بڑی انتڑی کا کینسر، جگر کا کینسر، بچہ دانی کا کینسر اور خون کا کینسر جسے لیموکیمیا بھی کہتے ہیں۔ پان کثرت سے کھانے والوں کو مسوڑوں کا کینسر ہو جاتا ہے جس کی وجہ چھونے کی خراش ہوتی ہے۔ سگریٹ کثرت سے پینے والوں کو پھیپھڑوں کا کینسر اور شراب کثرت سے پینے والوں کو معدے کا کینسر ہو سکتا ہے۔ ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کوئی مخرش شے لگاتار کسی خاص حصہ جسم پر اپنا اثر ڈالتی ہے تو اس مخصوص حصہ جسم میں کینسر ہو سکتا ہے۔(۹)

اس کے علاوہ کلامیڈیا، اعضائے تناسل کے پھوڑے اور دانے (Gental Warts) اور ہیپا ٹائٹس (B) بھی مہلک امراض کی فہرست میں شامل ہیں۔ ان میں صرف ایڈز اور LGV ایسے دو امراض ہیں جو وائرس سے پیدا ہوتے ہیں جبکہ باقی پوشیدہ امراض جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں۔

تعدی مرض احادیث کی روشنی میں :۔

ایڈز وغیرہ کے متعلق میڈیکل سائنس کا یہ نتیجہ سامنے آیا ہے کہ یہ ایک متعدی بیماری ہے۔اس لئے مناسب ہے کہ پہلے خود اس قدیم بحث کی طرف اشارہ کر دیا جائے جو امراض میں تعدیہ کی صلاحیت کی بابت ہوتی آئی ہے۔قرآن مجید نے امراض کے متعدی ہونے اور نہ ہونے کی بابت صراحت کے ساتھ کوئی بات نہیں کہی ہے۔البتہ طاعون کو عذاب الٰہی ''رجز'' سے تعبیر کیا گیا ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا،اس سے ایک درجہ میں اس کے متعدی ہونے کا اشارہ اخذ کیا جاسکتا ہے۔جبکہ احادیث اس باب میں دونوں طرح کی ہیں۔بعض تعدیہ کی نفی کرتی ہیں اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ امراض میں متعدی ہونے کی صلاحیت ہے۔(۱۰) مثلاً ایک مجذوم شخص کی بابت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے ساتھ کھانا تناول فرمایا اور ارشاد فرمایا: ثقة بالله و توكلا عليه(۱۱)

ترجمہ: اللہ کے بھروسہ اور توکل پر

جن روایات سے امراض کا متعدی ہونا معلوم ہوتا ہے یا اس کی طرف اشارہ ہوتا ہے،وہ حسب ذیل ہیں۔

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول الله ﷺ لا عدوی ولا صفر ولا ھامة فقال اعرابی ما بال الابل تکون فی الرمل کانها الظباء فیخالطها البعیر الأجرب فیجربها قال فمن اعدی الاول ،قال معمر قال الزهری فحدثنی رجل عن ابی هريرةؓ انه سمع النبی ﷺ يقول لا يوردن ممرض علی مصح قال فراجعه الرجل فقال الیس قد حدثتنا ان النبی ﷺ قال لا عدوی ولا صفر ولا هامة قال لم احدثکموه قال قال الزهری قال ابو سلمه قد حدث به وما سمعت اباهريرةؓ نسی حديثا قط غيره(۱۲)

ترجمہ:۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' مرض کا متعدی ہونا کوئی چیز نہیں،بدشگونی ونحوست کوئی چیز نہیں اور صفر کوئی چیز نہیں اور ہامہ کوئی چیز نہیں۔اس پر ایک اعرابی بولا کہ اونٹ صحرا میں ہرنوں کی مانند ہوتے ہیں اور پھر خارش زدہ اونٹ ان میں آملتا ہے تو انہیں بھی خارش زدہ کر دیتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہی بات ہے تو پہلے اونٹ کو بیماری کس نے لگائی؟ معمر نے زھری کے حوالے سے ایک اور شخص کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ بیمار اونٹوں والا اپنے اونٹوں کو تندرست اونٹوں سے لا کر نہ ملائے۔پس راوی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے پوچھا کہ کیا تو نے اس سے پہلے ہمیں یہ حدیث نہیں سنائی کہ نبی ﷺ نے فرمایا مرض کا متعدی ہونا کوئی چیز نہیں،صفر کوئی چیز نہیں اور ہامہ کوئی چیز نہیں حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں نے تمہیں وہ حدیث نہیں سنائی۔زہری نے کہا کہ ابو سلمہ نے کہا ابو ہریرہؓ یہ حدیث سنا چکا تھا اور اس حدیث کے سوا میں نے ابو ہریرہؓ کو کوئی حدیث بھول جاتے نہیں سنا۔

اس حدیث کے حوالے سے علامہ ابن قتیبہ نے ''تاویل مختلف الحدیث'' میں اور علامہ خطابی نے ''معالم السنن'' میں فرمایا ہے کہ لاعدویٰ

کے معنی یہ ہے کہ مبب الاسباب ذات خداوندی ہے۔ بیماری اپنے آپ ایک سے دوسرے کونہیں لگتی جب اللہ تعالیٰ چاہے تو ہو جاتا ہے ورنہ نہیں ہوتا۔ اگر بیماری کو تعدیہ لازم ہوتا تو بیماروں کے تیماردار ہرگز نہ بچے رہتے۔ یہ بھی مشاہدہ ہے کہ بعض دفعہ بیماری بالکل قریب رہنے والوں کو نہیں لگتی اور دور والوں پر اثر انداز ہو جاتی ہے۔ بیماری کا ایک دوسرے کو لگنا خود بیماری کے بس میں نہیں ہے۔ تیماردار اگر احتیاطی تدابیر اختیار کریں تو وہ محفوظ رہتے ہیں اللہ چاہے تو بعض دفعہ انہیں بھی لگ جاتی ہے۔ بیماری لگنے کے اسباب میں سے ایک سبب۔ یہ ہے مگر ضروری نہیں یہ سب ہر موقع پر ہر شخص پر کارگر ہو جائے۔ طبیب جو خطرناک متعدی امراض کا علاج کرتے ہیں وہ خود محفوظ رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں قوت مدافعت دی ہوتی ہے، مگر بعض دور رہنے والے کمزور لوگ بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔
حضور ﷺ نے یہ جو فرمایا کہ پہلے اونٹ کو بیماری کس نے لگائی؟ اس کا مطلب یہ تھا کہ پہلے اونٹ کو کسی اور بیمار اونٹ سے متعدی ہو کر بیماری نہیں لگی بلکہ محض تقدیر الٰہی سے لگی تھی۔ اس طرح اگر تندرست اونٹ بیمار اونٹوں کے ساتھ رہے تو اسے اللہ تعالیٰ چاہے تو بیماری نہیں لگ سکتی۔ اور بیمار اونٹوں والے کو یہ حکم جو دیا گیا کہ تندرست اونٹوں میں اسے نہ ملایئے یہ اس لئے کہ اگر اس کے اونٹ بیمار ہو گئے تو وہ سمجھے گا کہ بیماری بذات خود متعدی ہوتی ہے اور اس سے اس کا عقیدہ خراب ہو گا اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ بیمار اونٹوں کی بیماری کا اثر باذن اللہ اس علاقے کی آب و ہوا پر پڑے گا اور وباء کے پھیلنے کا سبب بنے گا، گویا بیماری کے متعدی ہونے کے اسباب میں سے یہ لفظ ایک سبب ہے بذات خود مؤثر نہیں ہے۔ (۱۳)

ایک دوسری حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔

عن عبد الله بن عباس ؓ قال قال عبدالرحمان بن عوف ؓ سمعت رسول الله ﷺ يقول ا ذا سمعتم به بارض فلا تقد مو اعليه و اذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرا را منه يعني الطاعون(۱۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے کہا کہ عبداللہ ابن عوف ؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب تم کسی علاقے میں طاعون کے متعلق سنو تو وہاں مت جاؤ اور اگر کسی علاقے میں طاعون پھوٹ پڑے تو اس سے فرار کر کے وہاں سے مت نکلو۔

حضور ﷺ کا یہ حکم کہ اس علاقے میں مت جاؤ ثابت کرتا ہے کہ اس سے بچنا ضروری ہے اور خوہ مخواہ اپنے آپ کو تلف کیلئے پیش نہ کرنا چاہیے اور یہ جو فرمایا کہ اس سے بھاگ کر اس علاقے سے مت نکلو، اس میں توکل اور حکم خداوندی کو تسلیم کرنے کا اثبات ہے۔ پہلا حکم تادیب و تعلیم کیلئے ہے اور دوسرا تفویض و تسلیم پر مبنی ہے۔ جدید طب میں جو احتیاطی تدابیر وباء پھوٹ پڑنے کے وقت اختیار کی جاتی ہے ان میں اس تدبیر کو بڑی اہمیت حاصل ہے کہ وباء زدہ علاقہ سیل کر دیا جاتا ہے۔ یعنی نہ وہاں کوئی جائے اور نہ وہاں سے کوئی باہر آئے۔ طب ہزار ہا سال کے بعد جس نتیجے پر پہنچی ہے وہ اس نبی امی ﷺ نے نہایت سادہ الفاظ میں ڈیڑھ ہزار سال پہلے صحرائے عرب میں فرما دیا تھا۔ (۱۵)

اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ لوگوں کا عقیدہ خراب نہ ہو کہ وہ بذات خود بیماری کو مؤثر ماننے لگیں دوسرا یہ کہ باذن اللہ تعالیٰ

بیماری کے متعدی ہونے کا بھی یہ باعث ہوسکتا ہے۔ بخاری شریف کے ایک حدیث میں ہے۔

فر من المجذوم کما تفرمن الاسد(۱۶)

ترجمہ:۔کوڑھی سے یوں بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اگر کسی کو خدانخواستہ اس بیماری کا اثر ہوگیا تو مبادا یہ نہ سمجھ لے کہ بیماری بذات خود موثر ہے۔

اسی حدیث کے متعلق مولانا عبدالحق دہلویؒ فرماتے ہیں کہ

ودرین حدیث که نہی فرمود از درآمدن شہر که در او وبا باشد وازبیرون رفتن از آنجا اشارت است به تحرز وپرہیز تمام از وبا زیراکه درآمدن در محل وبا تعرض است مر بلا را والقائے نفس است در تہلکه واین مخالف شریعت است ومنافی عقل ودرحدیث دیگر ثابت شده بدرستیکه پیدا میگردداز قرف تلف یعنی قرف سبب تلف والقائے نفس در تہلکه است پس درین نہی است از تعرض اسباب تلف واما نہی از خروج از محلے که وبا درآمده باشد، در آن دو معنی بیان کرده اند یعنی حمل نفس بر توکل واعتماد کلی بر حق تعالی و صبر بر قضا ورضا بآن ومعنی دوم آنکه اطباء میگویند واجب است بر ہر که خواہد که از وبا احترازکند وہر چه واقع شدنی است البتّه واقع شود وہر کس را اجل معین است (۱۷)--------

ترجمہ: اس حدیث میں جس علاقے میں وبا ہو اس علاقے میں جانے اور اسی علاقے سے نکلنے کے متعلق جو نہی فرمائی گئی ہے اس میں وبا سے بچنے اور پرہیز کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ وبا ذرہ علاقے میں جانا اپنے آپ کو بلا میں ڈالنا اور اپنے نفس کو ہلاکت میں مبتلا کرنا ہے۔ یہ شریعت کی بھی مخالفت ہے اور منافی عقل بھی۔ اور ایک دوسرے حدیث سے ثابت ہے کہ تحقیق قرف سے تلف واقع ہوتا ہے یعنی قدف سب تلف اور اپنے نفس کو ہلاکت میں ڈالنے کا سبب ہے۔ لہذا اس میں اسباب تلف میں پڑنے سے نہی ہے۔ اور وبا ذرہ علاقے سے نکلنے کی جو نہی بیان فرمائی ہے اس کے دو معنی بیان کیئے ہیں پہلا یہ کہ اپنے آپ کو توکل پر قائم کرنا، اللہ تعالیٰ پر اعتماد کلی رکھنا اور مشیت الٰہی اور اس کے فیصلے پر صبر کرنا ہے اور دوسرا وہ جو اطباء کہتے ہیں کہ ہر شخص کیلئے لازمی ہے کہ وباء سے دور رہے ------البتہ جس چیز نے واقع ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا ہر ایک شخص کیلئے اجل معین ہے۔ جیسے کہ ارشاد خداوندی ہے

"اینما تکونوا ید رککم الموت"(۱۸) ترجمہ:۔تم جہاں بھی ہونگے موت تمہیں پالے گا۔

طبرانی نے بواسطہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے،

لا تدیموا النظرالی المجذومین(۱۹) ترجمہ: کھوڑیوں کو مسلسل نہ دیکھو۔

حافظ ابن حجرؒ نے تفصیل سے ان دونوں طرح کی روایات میں تطبیق کی بابت اہل علم کے نقاط نظر کا ذکر کیا ہے۔ جن میں سے ایک یہ ہے

کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ سمجھتے تھے کہ امراض خود طبعا اور لازما دوسروں میں منتقل ہوتے ہیں، اللہ تعالی کی قدرت واختیار کا اس میں دخل نہیں، اس کی نفی کی گئی ہے۔ جن روایات سے تعدیہ کا ثبوت ظاہر ہے ان کا منشاء یہ ہے کہ اسباب کے درجہ میں تعدیہ بیماری کا سبب وذریعہ بن سکتا ہے، لیکن یہ بہرحال مشیت خداوندی کے تابع ہے۔ ابن حجرؒ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر اہل علم کی یہی رائے ہے۔(۲۰)

امام نوویؒ نے بھی اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہی جمہور علماء کا نقطہ نظر ہے،

فهذا الذی ذكرناه من تصحيح الحديثين والجمع بينهما هو الصواب الذی عليه جمهور العلماء ويتعين المصير اليه (۲۱)

ترجمہ: یہ جو ہم نے دونوں حدیثوں کا صحیح ہونا اور دونوں کے درمیان تطبیق کی صورت ذکر کی ہے یہی صحیح ہے اور اسی کا قابل قبول ہونا متعین ہے۔

ہمارے عہد میں بہت سے امراض کا متعدی ہونا نظر وخیال سے بڑھ کر مشاہدہ بن چکا ہے اور خدا اور رسول ﷺ کا کلام واقعہ ومشاہدہ کے خلاف نہیں ہوسکتا، اس لئے صحیح یہی ہے کہ بعض امراض جراثیم کے ذریعہ متعدی ہوتے ہیں، البتہ یہ من جملہ امراض کے ہیں، نہ بیماری کا پیدا ہونا کسی سے میل جول پر موقوف ہے اور نہ یہ ضروری ہے کہ بیمار شخص سے میل جول لازما بیماری کو لے آئے۔ ان اسباب سے متاثر ہونا اور نہ ہونا بہرحال مشیت خداوندی اور قدر الہی کے تابع ہے۔(۲۲)

فسخ نکاح کی شرائط:۔

ایڈز کا خوف پوری دنیا پر مسلط ہے، یہ مرض جسم انسانی کے دفاعی نظام کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس کے بعد انسان بڑی تیزی کے ساتھ مختلف موذی اور مہلک امراض میں گرفتار ہوکر دم توڑ دیتا ہے، اس مرض کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ یہ مرض بڑی تیزی کے ساتھ پھیلتا ہے۔ اگر کسی جگہ ایڈز کا مرض کسی کو لاحق ہو گیا تو ضروری احتیاطیں ملحوظ نہ رکھنے پر بہت کم وقت میں بے شمار افراد کو یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ یوں تو مرض اور بیماری زندگی کا ساتھی ہے، لیکن بعض امراض ایسے ہوتے ہیں جو اپنے تکلیف دہ اور متعدی اثرات کی وجہ سے لوگوں کیلئے قابل نفرت ہو جاتے ہیں دوسرے ان کی وجہ سے طبعا ایسی کراہت پیدا ہو جاتی ہے کہ زوجین میں سے کوئی جنسی لذت بھی نہ اٹھا سکیں گے۔ اس سلسلے میں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا ایسے امراض کی وجہ سے زوجین کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ دوسرے فریق کی بیماری اور عیب کے باعث فسخ نکاح کا مطالبہ کریں یا نہیں؟ جبکہ

1:۔ شوہر یا بیوی میں عیب پہلے سے تھا لیکن نکاح سے پہلے دوسرے فریق کو آگاہ نہیں کیا گیا نیز نکاح کے بعد اپنی زبان یا عمل کے ذریعے دوسرے فریق نے رضامندی ظاہر نہیں کی۔

2:۔ عیب پہلے سے تھا اور دوسرا فریق اس سے باخبر تھا، یا یہ کہ نکاح کے بعد جب مطلع ہوا تو اپنی طرف سے رضامندی ظاہر کردی۔

3:۔ نکاح کے بعد شوہر میں عیب پیدا ہوا۔

4:۔ نکاح کے بعد بیوی میں عیب پیدا ہوا۔

فسخ نکاح کے متعلق فقہاء کی اراء:

اصحاب ظواہر کے ہاں ان تمام صورتوں میں زوجین میں سے کسی کو بھی فسخ نکاح کے مطالبے کا کوئی حق نہیں، یہی رائے ابن حزم کی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر شوہر مقطوع الذکر ہوتو پہلی صورت میں عورت فسخ نکاح کا مطالبہ کرسکتی ہے اور تیسری صورت میں بھی اس وقت اس کو یہ حق حاصل ہوگا جبکہ مرد نے ایک دفعہ بھی اس سے جماع نہ کیا ہو۔ اس کے سوا اور کسی صورت میں نکاح فسخ نہیں کیا جاسکتا۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے ہاں دوسری صورت کے سوا تمام صورتوں میں جو فریق اس عیب سے پاک ہو وہ دوسرے فریق سے فسخ نکاح کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ امام مالکؒ کا ہاں چوتھی صورت میں بھی جبکہ عورت کے اندر نکاح کے بعد عیب پیدا ہوا ہے، مرد فسخ کا مطالبہ نہیں کرسکتا اس لئے کہ وہ طلاق دے کر عورت سے نجات حاصل کرسکتا ہے۔ البتہ پہلی صورت میں میاں بیوی میں سے ہر ایک کو اور تیسری صورت میں بیوی کو حق حاصل ہوگا کہ وہ فسخ نکاح کا مطالبہ کرے۔ امام محمدؒ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ مرد تو کسی بھی صورت میں فسخ نکاح کا مطالبہ نہیں کرسکتا البتہ عورت پہلی صورت میں بھی، جبکہ وہ شوہر کی بیماری سے لاعلم رہی ہو مطالبہ کرسکتی ہے اور چوتھی صورت میں بھی جب کہ یہ مرض پیدا ہوا ہے۔(۲۳)

مالکیہ، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک نکاح بھی ان معاملات میں ہے جو عیب کی وجہ سے فسخ کیا جاسکتا ہے اگر نکاح کے بعد شوہر میں ایسا عیب پیدا ہوا یا نکاح کے وقت موجود تھا لیکن عورت کو مطلع نہیں کیا گیا تو آئمہ ثلاثہ کے نزدیک عورت فسخ نکاح کا مطالبہ کر سکتی ہے جن عیوب کی وجہ سے فسخ نکاح کا حق دیا گیا ہے۔ گو ان کی تفصیلات کے بابت اختلاف ہے تاہم بنیادی طور پر وہ دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ جو جنسی اعتبار سے ایک کو دوسرے کیلئے ناقابل انتفاع بنادیں۔ دوسرے وہ جو قابل نفرت ہوں اور ان کے متعدی ہونے کا اندیشہ ہو جیسے برص وجنون (۲۴)

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک شوہر کے نامرد یا مقطوع الذکر ہونے کے سوا کوئی اور صورت نہیں جس میں تفریق کا مطالبہ کرسکے۔ جس طرح کہ ہدایہ میں درج ہے۔

واذا کان بالزوج جنون او برص او جذام فلا خیار لها(۲۵)

ترجمہ: اور جب شوہر کو جنون ہو، یا برص یا جذام ہو تو زوجہ کو نکاح فسخ کرانے کا اختیار نہیں ہے۔ اس کے دلیل کیلئے آگے فرماتے ہیں کہ **ان الاصل عدم الخیار لما فیه من ابطال حق الزوج وانما یثبت فی الجب والعنة لانهما یخلان بالمقصود المشروع له النکاح وهذا لعیوب غیر مخلة به فافترقا (۲۶)**

ترجمہ:۔ دلیل یہ ہے کہ زوجہ کو اختیار نہ ہو یہی اصل ہے کیونکہ اختیار ہونے میں شوہر کا حق مٹانا لازم آتا ہے۔ اور مجبوب وعنین کی صورت میں اسی وجہ سے عورت کو اختیار حاصل ہوا کہ عنین ہونے اور مجبوب ہونے سے وہ مقصود حاصل نہیں ہے جس کیلئے نکاح

کرنا مشروع ہوا ہے۔اور جذام وغیرہ ایسے عیوب ہیں کہ اس سے مقصود میں مخل نہیں ہے پس عنین ومجبوب ہونے میں اور جذام وغیرہ عیوب ہونے میں فرق ظاہر ہوگیا۔

امام محمدؒ کے نزدیک جنون وبرص کی وجہ سے بھی عورت فسخ نکاح کا مطالبہ کرسکتی ہے دلیل کے طور پر فرماتے ہیں کہ۔

دفعا للضرر عنها کما فی الجب والعنة بخلاف جانبه لانه متمکن من دفع الضرر باا لطلاق(۲۷)

ترجمہ: (دلیل یہ ہے کہ) اس کی ذات سے ضرر دور ہو جیسے شوہر کے مجبوب یا عنین ہونے کی صورت میں اختیار دیا گیا ہے۔ برخلاف شوہر کی جانب کے کیونکہ شوہر اپنی ذات سے ضرر دور کرنے پر اس طرح قادر ہے کہ جب چاہے زوجہ کو طلاق دے دے۔

اس مسئلے میں سب سے قابل عمل رائے امام محمدؒ کی ہے یعنی مرد کو تو نکاح مسترد کرنے کا حق نہیں ہوگا اس لئے کہ طلاق کی صورت میں اس کے پاس ایک راہ نجات موجود ہے، وہ طلاق دے کر بیوی سے خلاصی حاصل کرسکتا ہے، حضرت علیؓ کے ایک اثر سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ۔

"ایما رجل تزوج امرأةمجنونة او جذماء او برصاء او بها قرن فهی امرا ة ان شاء طلق وان شاء امسک"

ترجمہ: اگر کسی آدمی نے کسی ایسی عورت سے نکاح کی جو مجنون ہو یا جذم یا برص یا قرن کی بیماری میں مبتلا ہو تو وہ آدمی اگر چاہے تو اسے طلاق دے، اگر چاہیے رکھے۔ہاں اگر مرد کسی عیب میں مبتلا ہو تو عورت کو حق حاصل ہوگا کہ وہ فسخ نکاح کا دعوی کرے یہی رائے مشہور تابعی حضرت سعید بن میبّب سے بھی منقول ہے وہ فرماتے ہیں۔

"ایماامرأة تزوجت رجلاً به جنون او ضرر فانها تخیر فان شا ئت قرت وان شاء فارتت" (۲۸)

چونکہ امام محمدؒ کا مسلک اس مسئلہ میں شریعت کی روح ومزاج سے قریب بھی ہے اور مصلحت عامہ کے مطابق بھی اس لئے بعد کے فقہائے احناف نے بھی امام محمدؒ ہی کی رائے پر فتویٰ دیا ہے۔علامہ ابن نجیم مصری نے لکھا ہے

ان القاضی لو قضی برد احد الزوجین بعیب نفذ قضاء ہ(۲۹)

ترجمہ: اگر قاضی عیب کی بناء پر رد نکاح کا فیصلہ کردے تو اس کا فیصلہ نافذ ہوگا۔

عام طور پر مصنفین نے یہی نوٹ کیا ہے کہ امام محمدؒ صرف جنون جذام اور برص کی بیماریوں ہی میں فسخ نکاح کے اجازت دیتے ہیں، لیکن بعض مصنفین کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام محمدؒ کے ہاں اس مسئلے میں توسیع ہے چنانچہ فخر الدین زیلعی لکھتے ہیں۔

وقال محمدترد المرأ ة اذا کان بالرجل عیب فاحش بحیث لا تطبق المقام معه لانها تعزر علیها الوصول الی حقهاالمعنی فیه فکان کالجب والعنة(۳۰)

ترجمہ: امام محمدؒ کہتے ہیں کہ اگر مرد میں کوئی کھلا ہوا ایسا عیب ہو کہ اس کے باوجود اس کے ساتھ رہا نہ جاسکتا ہو تو عورت نکاح رد کرسکتی ہے۔ اس لئے کہ اس بیماری کی وجہ سے اس کیلئے اپنا حق حاصل کرنا مشکل ہوجائے گا تو اس طرح اب یہ مجبوب اور نامردی کے حکم میں ہوگا۔

علامہ کاسانی کا بیان ہے کہ

خلوہ من کل عیب لایمکنھا المقام معہ الا بضرر کالجنون والجذام والبرص شرط لزوم النکاح حتی یفسخ بہ النکاح (۳۱)

ترجمہ: نکاح کے لازم ہونے کیلئے ایسے عیوب سے شوہر کا خالی ہونا ضروری ہے کہ جن عیوب کے رہتے ہوئے اس کیساتھ ضرر اٹھائے بغیر نہ رہ سکتی ہو، جیسے جنون، برص، جذام (کوڑھ) کہ ان امراض کی وجہ سے نکاح فسخ کیا جاسکتا ہے۔

اس لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اول تو خود امام محمدؒ کے ہاں صرف جذام، جنون اور برص کی بیماریوں کی تخصیص نہیں ہے بلکہ وہ تمام بیماریاں موجب فسخ ہیں جن کی موجودگی میں مرض کے متعدی اور قابل نفرت ہونے کے باعث زوجین کا ایک ساتھ رہنا دشوار ہو جائے گا اور اگر امام محمدؒ کی رائے ایسی نہ بھی ہو تو بھی مصلحت شرعی کے نزدیک متاخرین کو اس مسئلہ میں توسیع سے کام لینا پڑا، اور اس میں تمام موذی، نفرت انگیز، متعدی اور ایسے امراض شامل ہیں جن کا عموماً علاج نہیں ہوتا۔ چنانچہ طحطاوی نقل کرتے ہیں۔

والحق بھا القھستانی کل عیب لا یمکن المقام معہ الا بضرر (۳۲)

ترجمہ: قہستانی نے ان کے ساتھ ہر وہ عیب ملحق کر دیا ہے جن کے ساتھ رہنا بغیر کسی ضرر کے ممکن نہ ہو۔

مختصراً یہ کہ ہمارے زمانے میں تمام مہلک، متعدی اور قابل نفرت امراض موجب فسخ ہیں اور عورت ان کی وجہ سے فسخ نکاح کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ البتہ اس حق کا استعمال وہ اس وقت کر سکے گی جب کہ۔

1:۔ خود عورت اس مرض میں مبتلا نہ ہو۔

2:۔ نکاح سے پہلے وہ اس سے باخبر نہ ہو۔

3:۔ نکاح کے بعد اس سے مطلع ہو جانے کے باوجود اس نے اپنی رضامندی کا صریح اظہار نہ کر دیا ہو جیسے کہ نامرد کے مسئلے میں ہے یا یہ کہ نکاح کے بعد یہ امراض پیدا ہوئے ہوں۔

ان تفصیلات کی روشنی میں غور کیا جائے تو ایڈز اور دیگر مہلک و متعدی امراض بھی ان امراض میں سے ہے جن کی وجہ سے عورت کو حق تفریق حاصل ہوتا ہے کیونکہ ایڈز اور ان جیسے دیگر امراض برص و جذام سے زیادہ قابل نفرت بھی ہیں اور متعدی بھی۔ اور چونکہ جنسی ربطہ میں اس مرض کی منتقلی کا ایک اہم سبب ہے۔ اس لئے ایڈز کا مریض شوہر اس کی بیوی کے حق میں نامرد ہی کے حکم میں ہے کہ وہ مرض کی منتقلی کے خوف سے اس مرد کے ذریعے داعیہ نفس کی تکمیل نہیں کر سکتی۔

مراجع ومصادر

١۔ معاذ حسن، جنسی تعلقات اسلام اور جدید سائنس کی روشنی میں، دار الکتب لاہور، ۲۰۰۳ء، ص ۳۷۰

۲:۔ جمال بن عبد الرحمان اسماعیل، بدکاریوں کی تباہ کاریاں مترجم مولانا مشہود احمد، مکتبہ رحمانیہ لاہور، ۱۴۱۷ھ، ص ۱۴۵

۳:۔ ایضا، ص ۱۴۶

۴:۔ معاذ حسن، جنسی تعلقات اسلام اور جدید سائنس کی روشنی میں، دار الکتب لاہور، ۲۰۰۳ء، ص ۳۸۴

۵:۔ ایضا، ص ۳۷۹

۶:۔ ایضا، ص ۳۷۳

۷:۔ ایضا، ص ۳۷۸

۸:۔ ایضا، ص ۳۷۸

۹:۔ ڈاکٹر کیپٹن اختر ڈار، پریکٹس آف میڈیسن، منہاس پبلشر نیو گارڈن ٹاؤن لاہور، ۱۹۹۸ء، ص ۴۵۶

۱۰:۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، جدید فقہی مسائل، زمزم پبلشر کراچی، ۲۰۰۵ء، ج ۵، ص ۴۰

۱۱:۔ حافظ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، مکتبہ رشیدیہ، ج ۱۰، ص ۱۵۹!

۱۲:۔ ابوداؤد سلیمان ابن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور، ج ۲، ص ۱۹۰ (کتاب الطب)

۱۳:۔ مولانا منظور احمد، اردو شرح سنن ابی داؤد، المصباح لاہور، ج ۵، ص ۴۴

۱۴:۔ ابوداؤد سلیمان ابن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور، ج ۲، ص ۹۰ (کتاب الجنائز)

۱۵:۔ مولانا منظور احمد، اردو شرح سنن ابی داؤد، المصباح لاہور، ج ۴، ص ۴۹۵

۱۶:۔ امام ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح بخاری، دار و مطابع شعب، ج ۷، ص ۱۶۴ (باب الجذام)

۱۷:۔ مولانا عبد الحق الدہلوی، شرح سفر السعادت، الکتاب پرنٹرز لاہور، ۱۹۷۸ء، ص ۴۵۶

۱۸:۔ النساء ۴: ۷۸

۱۹:۔ (فیہ ابن لبید حدیثہ حسن وبقیۃ رجالہ ثقات) علی ابن ابی بکر ھیثمی، مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۱۰۱

۲۰:۔ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، مکتبہ رشیدیہ، ج ۱۰، ص ۶۱ (باب الجذام)

۲۱:۔ محی الدین بن شرف نووی، شرح نووی علی مسلم، ج ۲، ص ۲۳۰

۲۲:۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، جدید فقہی مسائل، زمزم پبلشر کراچی، ۲۰۰۵ء، ج ۵، ص ۴۲

۲۳:۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، جدید فقہی مسائل، مکتبہ اسلامیہ راولپنڈی، ۲۰۰۲ء، ج ۲، ص ۳۸۹

۲۴:۔(تفصیل کے لئے)عبدالرحمان الجزیری، الفقہ علی المذاہب الاربعہ، احیاء التراث العربی بیروت،۱۹۸۶ء، ج۴،ص ۱۸۰

۲۵:۔ھدایہ، ج ۲،ص ۴۰۱، باب العنین

۲۶:۔ایضا

۲۷:۔ایضا

۲۸:المحلی، ج ۱۰،ص ۱۱۲، بحوالہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، جدید فقہی مسائل، مکتبہ اسلامیہ راولپنڈی،۲۰۰۲ء

۲۹:محمد بن حسین علی الطوری، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، دار الکتب العربیہ الکبری مصر،۱۳۰۶ھ، ج ۴،ص ۱۲۷

۳۰:فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، دار المعرفت بیروت لبنان،۱۳۱۳ھ، ج ۳،ص ۲۵

۳۱:۔علامہ ابوبکر علاؤالدین الکاسانی، بدائع الصنائع، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ،۱۹۹۰ء، ج ۲،ص ۳۲۷

۳۲:۔طحطاوی، ج ۲،ص ۲۱۳، بحوالہ مولانا خالد سیف اللہ، طلاق وفسخ نکاح کی شرعی حیثیت، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی،۲۰۰۲ء،ص ۶۱

بسلسلہ جدید فقہی تحقیقات

جامعہ المرکز الاسلامی کی ایک اور عظیم تاریخی، تحقیقی اور علمی پیشکش

(امام ابوحنیفہؒ کی محدثانہ حیثیت)

باہتمام ونگرانی: مولانا سید نصیب علی شاہ الہاشمی (ایم این اے)

جس میں امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت، ثبوت روایت، صحابہ کرامؓ سے سماع، علم حدیث میں مقام ومرتبہ، اکابرائمہ کے السنہ سے امام اعظمؒ کے حق میں مدحیہ اقوال اور محسنہ کلمات، امام ابوحنیفہؒ پر طعن واعتراضات کا تحقیقی جائزہ اور علمی محاسبہ، امام ابوحنیفہؒ بحیثیت ایک عظیم مصنف، مسانید تصنفات وتالیفات، کتاب الآثار اور اس کے نسخے، ''تعلیقات وتشریعات'' فقہ حنفی کی ترجیحات اور امتیازی خصوصیات اور موضوع سے متعلق دیگر اہم مضامین شامل ہیں۔ اہل ذوق کو اطلاعاً عرض ہے کہ کتاب کی محدود تعداد میں طباعت ہو چکی ہے لہذا پہلے سے اپنی کاپی محفوظ کر لیجئے۔

کمپیوٹر طباعت: ریکسین جلد صفحات: 147 زرتعاون: 170 روپے

برائے رابطہ: ناظم دفتر مجلس التحقیق الفقہی

جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان ڈیرہ روڈ بنوں

فون: 0092-928-331351 (3 Line) فیکس: 331355

ای میل: almarkazulislami@maktoob.com